

حضور! دھاندی کو پہلی بار روکا گیا ہے!

ووٹ، فیصل آباد میں تھا۔ 25 جولائی کو ووٹ ڈالنے کیلئے لا ہور سے علی الصحیح نکلا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے، پولنگ سٹیشن پر لوگوں کی قطاریں بڑھتی جاتی ہیں۔ انتظار کا دورانیہ بھی طویل تر ہوتا جاتا ہے۔ ٹھیک نوبجے گرین ٹاؤن میں واقع پولنگ سٹیشن پہنچا تو حیران کن حد تک رش بہت تھا۔ بلا کی گرمی اور جس میں امیدواروں کی طرف سے لگائے ہوئے خیموں میں ایک جگہ پہنچتا کہ اپنا بوجھ معلوم کر سکوں۔ وہاں دونوں جوان میز پر ڈھیروں کا غذر کھکھلیتے ہوئے تھے۔ ایک نوجوان کوشاختی کا رد دیا تو اس نے فوراً فہرست میں سے نام دیکھا اور ایک پرچی پر نمبر لکھ کر میرے حوالے کر دیا۔ تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ اس تردی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ موبائل فون پر ایکس کمیشن کی طرف سے شخص نمبر پر مسیح کریں۔ آپکے پولنگ سٹیشن سے لیکر تمام تفصیلات میں سینڈ میں سامنے آجائے گی۔ پر جس طرح زندگی میں تقریباً ہر کام میں غلطی کرتا ہوں، اسی طرح، ہر حال ووٹ کی چیٹ بھی لے لی۔ شاکد انسان پہنچانا ہی اپنی غلطیوں کی وجہ سے جاتا ہے۔ ایک عجیب چیز دیکھنے میں آئی۔ جن نوجوانوں نے بوتحہ اور دیگر معلومات دیں۔ انہوں نے وحشت ناک گرمی میں گلے میں پیٹی آئی کے سکارف پہن رکھے تھے۔ سوال کیا کہ کس امیدوار کے نمائندہ ہیں۔ جواب بے حد مختلف تھا۔ "ہم کپتان کے ساتھ ہیں۔ امیدواروں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔" ذاتی طور پر سرکاری زندگی میں ہر سطح کے ایکشن کروائے ہیں۔ مگر یہ جواب کبھی بھی پہلے سننے کو نہیں ملا۔ گاڑی کو پولنگ سٹیشن سے کافی پہلے روک لیا گیا۔ راجہ والا کے مردانہ پولنگ سٹیشن پر پولیس کے چند الہکار باہر کھڑے تھے۔ انکے ساتھ ایک فوجی، گرمیوں کی یونیفارم میں ڈبوئی کر رہا تھا۔ گن گلے میں لٹکی ہوئی تھی۔ اندر جا کر ایک خوشنگوار حیرت ہوئی۔ تین فوجی پولنگ بوتحہ کے سامنے کھڑے تھے۔ لوگوں کی سیدھی قطاریں بنوار ہے تھے۔ جس لائن میں کھڑا تھا، تھوڑی سی ٹیڑھی ہو گئی۔ میرے پیچھے ایک نوجوان کھڑا ہوا تھا۔ فوجی ایک دم آیا اور درست لبھے میں کہا کہ فوری طور پر لائن سیدھی کر لیں۔ پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان نے سختی سے جواب دیا کہ پولیس میں ڈی ایس پی ہے اور نظم و ضبط کو جانتا ہے۔ مگر اس فوجی جوان نے کسی قسم کے رعب میں آئے بغیر لائن سیدھی کروادی۔ کسی نے چوں تک نہیں کی۔ میرے لیے یہ نظم و ضبط پسندیدہ تھا۔ ووٹ ڈالنے میں صرف ایک دشواری محسوس ہوئی۔ اس مشق کا دورانیہ کافی حد تک تکلیف دہ اور طویل تھا۔ ووٹ ڈالنے میں چھ سے آٹھ منٹ لگے۔ گرمی سے حشر ہو گیا۔ پورے کمرے میں جس سحد درجہ تکلیف دہ تھا۔ پولنگ سٹیشن سے باہر نکلنے کا راستہ علیحدہ تھا۔ ذاتی تجربے کی بنیاد پر عرض کر رہا ہوں کہ کم از کم مجھے پولنگ سٹیشن پر معمولی سی بے ضابطگی بھی محسوس نہیں ہوئی۔ فوج کے نوجوانوں نے پولنگ میں حد درجہ نظم و ضبط نافذ کیا ہوا تھا۔

لا ہور آکر رات گئے تک نتائج دیکھتا رہا۔ پتہ چل گیا کہ مسلم لیگ ن، سیاسی طور پر پسپائی کا شکار ہے۔ محترم شہباز شریف کی قبل از وقت تقریر نے پورے ایکشن کی نفی کر دی۔ ابھی نتائج موصول نہیں ہوئے تھے، مگر پھر بھی نتائج جانے بغیر مسترد کر دیے گئے۔ طالب علم کی رائے میں یہ ایک انتہائی غیر سنجیدہ حرکت تھی۔ صحیح تک تقریباً نظر آگیا کہ کپتان جیت چکا ہے۔ پہلی بارن لیگ، اپنے گڑھ سے شکست فاش کھا چکی تھی۔ اسی وقت اندازہ ہو گیا کہ ہمارے ہاں اتنی پختہ جمہوری روایات نہیں ہیں کہ ہارنے والی پارٹیاں شکست کو تسلیم کر لیں۔ سابقہ

دس الیکشنوں میں ہر ہارنے والی جماعت دھاندی کا الزام ضرور لگاتی ہے۔ یہ ایک مستقل مسئلہ ہے۔ الیکشن کمیشن کے آرٹی ایس سسٹم کی خرابی نے باقاعدہ ایک جواز پیدا کیا کہ الیکشن میں مسئلہ ہوا ہے۔ یہ الگ بات کہ غیر مصدقہ طور پر خبر گردش کرنے لگی کہ اس میں پنجاب کا پی آئی ہی بی، مکمل طور پر ملوث ہے۔ بہر حال اسکی بے لگ تحقیق ہونی چاہیے اور اگر کوئی معتبر ترین ادارہ یا شخص بھی ملوث ہو تو اس پر کم از کم ملک سے غداری کا مقدمہ چلننا چاہیے۔

خیر الیکشن گزر چکا ہے۔ عمران خان انتہائی سادگی اور سنجیدگی سے معاملات کو لیکر آگے چل رہا ہے۔ محترم شہباز شریف، انکی خالص سیاسی حلیف پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، حدود رجہ غصہ کی کیفیت میں مولانا فضل الرحمن اور محترم اچکزی تمام خاک چاٹ رہے ہیں۔ ایک ایسی عجیب اپوزیشن کا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے بلوچستان میں اچکزی صاحب کی سیاسی اجارہ داری ختم کر دالی۔ پیپلز پارٹی نے سندھ میں سابق منفی روایات کے مطابق اکثریت حاصل کی۔ انکا مقابلہ ہرگز ہرگز پی آئی سے نہیں تھا۔ کراچی میں معاملات خیر مختلف تھے۔ اگر عمران خان سے واقعی کوئی جماعت ہاری ہے تو ن لیگ ہے۔ میرا مقصد قطعاً کسی بھی سیاسی جماعت کے متعلق بات کرنا نہیں ہے۔ مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تمام زور، عمران خان کے خلاف صرف ہو رہا ہے۔ ایک دوسرے سے ہارنے کے باوجود دشمن عمران خان ہے۔ یہ بذات خود حیرت انگیز بات ہے۔ اچکزی اور مولانا، ایک دوسرے سے ہارنے کے باوجود دشمن ہیں۔ مگر انکی تمام نفرت خان کی جانب مبذول ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ "دھاندی" کا شور مزیدقت سے چاہئے۔ عام لوگوں کے ذہنوں کو متاثر کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے کہ دیکھیے ظلم ہو گیا۔ بالکل اسی طرح جس طرح احسن اقبال ایک مصنوعی ترقی کی بات کرتے تھے۔ عبوری حکومت کے وزیر چیخ چیخ کرتا رہے ہیں کہ خاقان عباسی صاحب، دوسوارب روپے کے چیک ایشوکر گئے جن پر ایک ماہ بعد کی تاریخیں ڈالی گئی تھیں۔ اگر نظریہ انصاف سے دیکھا جائے تو یہ دھوکہ دہی کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ ہارے ہوئے لوگ، اسی طرح دھاندی کا بیانیہ پیش کریں گے جس طرح پنجاب میں شفافیت اور خدمت کا انتہائی ادنیٰ بیانیہ بار بار دہرا یا گیا تھا۔ صرف ایک مثال حاضر ہے۔ "جگر اور گروں کے سنٹر" کے فورنیک آڈٹ نے کرپشن، اقرباً پوری اور طے شدہ اقتصادی اصولوں سے بے ضابطگی لوگوں کے سامنے کھل کر پیش کرتی ہے۔ پنجاب کے کئی افسروں نے بتایا کہ کرپشن کا جنم دیکھ کر انکے ہوش اڑ چکے ہیں۔ مرکزی، صوبائی حکومت اور وزارت انفار میشن نے تقریباً ایک ارب ڈالر، ذاتی تشمیر پر خرچ کر دالے ہیں۔ اس میں آئی بی کے "خفیہ فنڈز" بھی شامل ہیں۔ بہر حال دھاندی کا ڈھول اب شفافیت کے ڈھول کے برابر پیٹا جائیگا۔

اس صورتحال میں عمران خان کیا کرسکتا ہے یا اسے کیا کرنا چاہیے۔ یہ اصل سوال ہے جس کا بے رحم تجزیہ ہونا چاہیے۔ پہلا حل تو روایتی سا ہے کہ اپوزیشن کو شور چانے دیا جائے اور وہ خود اور اسکی ٹیم ملک کے انتہائی مخدوش حالات کو درست کرنے میں جت جائے۔ اس روش کے فائدے کم اور نقصان زیادہ ہیں۔ دوسرا حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جہاں ہمارے ہارے ہوئے قائدین بہت شور مچا رہے ہیں وہاں کی وی چینڈ کے سامنے "دوبارہ گنتی" کا عمل کیا جائے۔ اس میں ایک چیز کا خیال رہے کہ پنجاب میں ن لیگ سے ہمدردی رکھنے والے ایسے افسران اور عملہ موجود ہے، جو تھیلوں کو کھول کر جیتے ہوئے شخص کے وہ لوں پر ڈبل مہر لگا کر خاموشی سے دوبارہ گنتی کے عمل کو یکطرفہ

طور پر خراب کر سکتا ہے۔ ایسی ٹیم، یو نین کنسل سے لیکر ضلع کی حد تک موجود ہے اور یہ پہلے یہ کام کرتے رہے ہیں۔ ری کاؤنٹنگ سے پہلے اس امر کو یقینی بنالیا جائے کہ تھیلے، پہلی گنتی کے بعد کھولنے نہیں گئے۔ اس چیز کا پچاس فیصد امکان موجود ہے کہ تھیلوں کو کھولنے کی ناکام یا کامیاب کوشش ضرور کی گئی ہوگی۔ تیسرا حل، یہ ہے کہ جیسے ہی نئی حکومت قائم ہو کر فعال ہو جائے، اقتصادی بحالی جیسے معاملات کو بہتر بنالیں۔ اسی وقت، اپوزیشن کے بتائے ہوئے حلقوں میں دوبارہ الیکشن کروائے۔ پچیس تمیں نشتوں پر دوبارہ الیکشن کروانا کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں۔ چوتھا حل یہ ہے جو کافی حد تک غیر معمولی بھی ہے کہ ٹھیک ایک یادو سال بعد دوبارہ الیکشن کروادیے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسکے نتائج سے معاملہ بہتر ہو جائے۔ یہاں تک عرض کرو نگاہ صوبوں میں مرحلہ وار الیکشن کروائے جائیں۔ ہر صوبہ میں باری باری یہ مرحلہ مکمل ہوا اور نتائج فی الفور سامنے لائے جائیں۔ پانچواں حل یہ ہے کہ الیکشن کا پورا نظام آئی ٹی بیس ہو جائے۔ یعنی الیکشن کمیشن اس طرح کا بندوبست کرے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے ووٹ ڈل جائیں۔ ہمارے پاس اس بلند سطح کے آئی ٹی ماہرین موجود ہیں جو یہ کام چند مہینوں میں کر سکتے ہیں۔ انسان کے انگوٹھے کا نشان، کرۂ ارض پر کسی دوسرے سے نہیں ملتا۔ "موبائل ایپ" یا مخصوص سوفٹ ویئر سے یہ کام بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس پر کوئی اعتراض اسلیے نہیں کر سکتا کہ جیسے ہی آپ الیکٹرونک ووٹ ڈالیں گے، پونگ سٹیشن پر تمام ووٹوں کی تفصیل آپکے سامنے آ جائیگی۔ شرط صرف یہ ہے کہ آئی ٹی ماہرین کسی بھی حکومت کے خوشہ چیزوں نہ ہوں۔ انکار جہان کسی بھی پارٹی کی طرف نہ ہو۔ ہمارے پاس ایسے لوگ موجود ہیں۔ اگر ضرورت پڑے تو ہزاروں پاکستانی جو امریکہ میں مقیم ہیں، یہ کام مفت سرانجام دے سکتے ہیں۔

قطعی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ تحریک انصاف کی حکومت، کس آپشن پر کام کر گی۔ یا کوئی اور حل تلاش کر گی۔ مگر ہمارے ملک کی سیاسی بلوغت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہاں کبھی بھی کسی نے الیکشن میں اپنی شکست کو تسلیم نہیں کیا۔ اپوزیشن کے جیدرہنماؤں کے ماضی کا طرزِ عمل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں ملک کو مستحکم نہیں ہونے دینگے۔ عدم استحکام اور انتشار کا ایک مقصد، بے لاگ احتساب سے بچنا بھی ہے۔ اُنکے لیے گردن اور ناجائز دولت کی حفاظت کرنا سب سے ضروری امر ہے۔ اس نکتہ پر سب متفق ہیں۔ کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ ذاتی تجزیہ کی بنیاد پر عرض کر رہا ہوں۔ پہلی بار ہوا ہے کہ فوج، الیکشن کمیشن اور عدالیہ نے ملکرہمیشہ سے ہونے والی دھاندی کو روکا ہے۔ مسئلہ بالکل اُنکے ہے۔ ہمارے ہوئے جیدرہنمادر اصل اس بات پر سینہ کو بھی کر رہے ہیں کہ بھی ہمیں دھاندی کی اجازت کیوں نہیں ملی۔ ہم صندوقوں میں عملے کے ساتھ ملکر جعلی ووٹ کیوں نہیں ڈال سکے۔ مسئلہ ہی یہی ہے کہ پہلی بار ہمیشہ سے ہونے والی دھاندی کو روکا گیا ہے!

رأو منظر حیات